Momin khan Momin ki Shayeri ka Naqdana Jaeza

B.A Urdu (Hons), part-iii, paper-vii

Lecture-1

مومن خاں مومنؔ کی شاعری کاناقدانہ جائزہ

مومن خاں مومنؔ کی ولادت ۱۸۰۰ء میں ہوئی۔ان کے والد کا نام غلام نبی خاں تھااور خاندانی پیشہ طبابت تھا۔مومنؔ کے دادا مغلیہ سلطنت کے آخری دور میں دہلی آئے اور شاہی طبیبوں میں داخل ہو گئے اسی سلسلہ میں کچھ جاگیر بھی عطا ہوئی۔

مومن نے ابتدائی تعلیم شاہ عبدالقادر سے حاصل کی۔عربی سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اپنے خاندان میں طب کی کتابیں پڑھیں۔ذکاوت اور حافظہ کمال کا تھا۔علم نجوم میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ شاعری میں شاہ نصیر سے اصلاح لیتے تھے۔مومنؔ نے اصنافِ شاعری میں غزل،مثنوی،قصیدہ،واسوخت، ترکیب بند،ترجیع بند جیسے صنف سخن پر طبع آزمائی کی۔لیکن مرکزی طور پر غزل کے شاعر تھے۔ شعری سرمایہ ایک دیوان اور چھ مثنویاں ہیں۔

مومنؔ کی شاعری کو دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ مومن کی شاعری میں جس قدر جدت اور معنی آفرینی پائی جاتی ہے اردو کے کم ہی شعرا کے کلام میں یہ خوبیاں موجود ہیں۔مومن معمولی اور عام فہم باتوں کو بھی فارسی ترکیبوں اور لفظوں کے بہترین استعمال سے کلام میں عضب کا جوش اور تاثیر بھرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔

مومن کی شاعری کو دیکھنے بعد یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان کا دل عشق کی لذت سے خوب واقف تھا۔اس وجہ سے ان کی شاعری میں درد اور مزہ کلام کو دلکش اور پر لطف بنا دیتا ہے۔اشعار میں پیچیدگی،طنز،تشبیہ،اور استعارے کی ندرتان کی انفرادی خصوصیات میں شامل ہیں اور کمال تو یہ ہے کہ فرسودہ خیال کو اسلوبِ بیان

کے زور سے نیا کر لیتے ہیں جس سے پر لطف معنویت پیدا ہو جاتی ہے۔ان کی جذبات نگاری میں اصلیت کا پہلو بہت نمایاں رہتا ہے، کیوں کہ وہ وارداتِ قلب اور نفسیات کو مدِ نظر رکھ کر شعر کہتے ہیں۔ان کی غزلیں فلسفیانہ مباحث سے بھی خالی نہیں ہے۔شاید یہی وجہ ہے ان ے یہاں حیات اور موت کی کشمکش مختلف طریقوں پر بیان ہوئی ہے۔اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کہیں کہیں ان کے الفاظ ان کے تخیل کا مفہوم پورا نہیں کرتے۔

Dr. H M Imran

Deptt. of Urdu,

S S College, Jehanabad

Contact: 9868606178

imran305@gmail.com